International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp: 772 - 783

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

غزوہ فتح مکہ: حدیث کی معنوی روایت اور قیام کی مدت کا تحقیقی جائزہ

The Conquest of Makkah: A Research Review of Hadith Narration in Meaning and the Duration of the Stay

Dr. Ayesha Tariq
Assistant Professor, Khayaban E Sir Syed College for Women Rawalpindi.
Email: ayesha.tariq.skg@gmail.com
Dr. Shaista Jabeen
Assistant Professor, Govt. Graduate College for women Jhang.
Email: shaista.sadhana@gmail.com

Abstract

Hadith is the second main source of Islamic Law, valid forever. Hadith was transmitted in two ways. One is narration by words (Riwayat billafz) and the other is narration in the meaning (Riwayat bilmana). One group of Traditionalists opposes Hadith's narration in the meaning while the other gives permission with some conditions.Orientalists have made objection on the narration of Hadith in the meaning. Side by side the non-muslims, one group from our so-called muslims claim the authenticity of Hadith. The study will certainly disperse the doubts and set aside the wrong impression regarding Hadith's narration in the meaning. This article deals with the above mentioned issue in detail.

Keywords: Hadith, Islamic Law, transmitted, narration by words (Riwayat billafz, narration in the meaning (Riwayat bilmana), Traditionalists, conditions, Orientalists, non-muslims, doubts, so-called muslims.

تعارف موضوع

اصول حدیث پر جو کتب ہم تک پہنچی ہیں، ان میں روایت بالمعنیٰ کی تعریف، شرعی حیثیت پر بحث اور شرائط سے آگے بات نہیں بڑھی۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ احادیث کو معنوی اعتبار سے جانچا جاتا، حکم حدیث پر بحث کی جاتی اور احادیث کے مقام و مرتبہ کا تعین کیا جاتا۔ حدیث میں موجود تعارض کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی۔ اس ضرورت کے پیش نظر راقم نے اس موضوع کو اپنایا اور اس پر کام کا آغاز کیا۔ روایت بالمعنیٰ واقعات میں ہوتی ہے، چونکہ احادیث غزوات و سرایا میں

CC BY

واقعات کو ہی بیان کیا گیا ہے۔ لہذا اس اہمیت کے پیش نظر موضوع بعنوان "غزوہ فتح مکہ بمطابق ۱۰ رمضان ۸ ہجری" پر قلم کشائی کی گئی۔

تعارف غزوہ

قبائل بنو بکر اور بنو خزاعہ میں اسلام سے پہلے ہی سے عداوت چلی آ رہی تھی۔ یہی عداوت فتح مکہ کا سبب بنی۔ عمرو بن سالم خزاعی ایک وفد لے کر مدینہ آپ ﷺ سے مدد طلب کرنے آیا۔ آپ ﷺ نے مدد کا وعدہ فرمایا اور قریش مکہ کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ تین باتوں میں سے ایک اختیار کر لیں۔

۱۔ مقتولین خزاعہ کی دیت ادا کریں۔

۲۔ بنو بکر کی حمایت چھوڑ دیں۔

۳۔ یا اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے۔

قریش نے تیسری شرط کو منظور کیا۔ آپ ﷺ ۱۰ رمضان المبارک، ۸ ہجری کو دس ہزار فوجوں کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ قریش میں دس ہزار فوج کے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ ان کی جانوں کے لالے پڑ گئے، لیکن رحمت اللعالمین نے مکہ میں داخلہ کے وقت مسلمانوں کو حکم دے دیا تھا کہ جب تک ان پر کوئی شخص حملہ آور نہ ہو، وہ کسی پر تلوار نہ اٹھائیں اور مکہ میں داخلہ کے بعد اعلان عام کر دیا کہ جو شخص حرم میں چلا جائے گا یا ابوسفیان کے گھر میں چلا گیا یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا، وہ مامون ہے۔ مکہ سے بت گرانے، نماز ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ دیا جس میں عام معافی کا اعلان کر دیا۔[1]

مکہ میں رسول پاک ﷺ کے قیام کی مدت بعض روایات کے مطابق دس دن تھی۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے دس دن، تیرہ دن یا پندرہ دن قیام فرمایا جبکہ مزید کچھ روایات میں انیس دن قیام کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ درج ذیل میں اختلافی روایات کا معنوی جائزہ لیا جائے گا، اور تعارض کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

روایات غزوہ فتح مکہ میں اختلاف بالمعنی کا جائزہ

مکہ میں رسول پاک ﷺ کے قیام کے حوالے سے جو روایات ہم تک پہنچی ہیں، ان میں بعض روایات تو وہ ہیں جن میں قیام کی مدت کا تعین کیا گیا، اور دوسری قسم کی وہ روایات ہیں جن میں قیام کی مدت کا تعین نہیں کیا گیا۔ بہر حال ان روایات میں الفاظ کی کمی بیشی، تقدیم و تاخیر وغیرہ کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱۔ وہ روایات جن میں مدت قیام کا ذکر نہیں آیا لیکن نماز قصر ثابت ہے

درج ذیل میں ان روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے جن میں آپ ﷺ کی فتح مکہ کے موقع پر قیام کی مدت کا تذکرہ نہیں ملتا لیکن ان روایات کے راویوں کے نزدیک آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے قصر نماز ادا فرمائی۔

۱۔ امام ابوداؤد نے حماد بن سلمہ کے طرق سے ابونضرہ کی روایت بیان کی ہے، جس کے نکات درج ذیل ہیں:

* ایک نوجوان نے عمران بن حصین سے رسول اللہ ﷺ کی سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا۔
* اس روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: اس نوجوان نے مجھ سے سفر میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا ہے۔ پس مجھ سے یاد کرلو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو بھی سفر کیا اس میں دو رکعتیں ہی ادا کیں۔ یہاں تک کہ لوٹ آیا۔
* اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ حنین اور طائف میں بھی موجود تھا، پس آپ ﷺ دو رکعتیں ہی پڑھا کرتے تھے۔ وَشَهِدْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ
* پھر میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج اور عمرہ کیا پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل مکہ اپنی نماز پوری پڑھو ہم مسافر لوگ ہیں۔ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَهُ وَاعْتَمَرْتُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: «يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتِمُّوا الصَّلَاةَ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ»[2]

۲۔ عبدالوھاب کی سند سے ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے حالت امن میں سفر کیے، اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعت ہی نماز پڑھی۔ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.[3]

۳۔ اسی روایت سے ملتی جلتی ایک دوسری روایت ہے۔ جس میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر کی گئی ہے: عبدالوھاب بن عبدالمجید ثقفی کے طرق سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ سے مکہ میں امن کی حالت میں اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوئے سفر کیا اور دو رکعتیں ہی ادا کیں۔ اس روایت کے الفاظ تھوڑے مختلف ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَافِرُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ آمِنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ[4]

۴۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے جس کی سند میں محمد بن یحییٰ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب مکہ میں ہوتے تو دو رکعتیں ہی ادا کرتے۔ سوائے اس کے کہ امام کے ساتھ جب نماز پڑھتے تو اس کی نماز پڑھتے۔[5]

۲۔ مدت قیام والی روایات

اس موضوع کے تحت ان احادیث کا روایت بالمعنیٰ کے حوالے سے جائزہ لیا جائے گا جن میں آپ ﷺ کے فتح مکہ مکرمہ کے زمانہ میں مدت قیام کا تذکرہ ملتا ہے۔ یہ روایات متفرق ہیں۔

i. دس دن مدت قیام پر احادیث کا روایت بالمعنیٰ کے حوالے سے جائزہ

۱۔ صحیح بخاری کی روایت میں کچھ باتیں اضافی ہیں اور کچھ الفاظ کی تقدیم وتاخیر ہے۔ ابو معمر کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت بیان ہوئی ہے، جو درج ذیل ہے:

* اقام النبی ﷺ کی بجائے اس روایت میں خرجنا مع النبی ﷺ کے الفاظ ہیں: "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ
* اس روایت میں رکعتین کا لفظ دو مرتبہ ہے۔ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ
* اس روایت میں مدت قیام کے حوالے سے سوالیہ انداز اختیار کیا گیا؟، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟
* اس روایت میں دس دن قیام کا تذکرہ ہے۔ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا"[6]

۲۔ صحیح مسلم کی روایت جو یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کے طرق سے انس بن مالکؓ سے مروی ہے اس میں بھی خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔

* اس روایت میں فَكَانَ يُصَلِّي کی جگہ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔
* علاوہ ازیں یہاں أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ کی جگہ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ کے الفاظ آئے ہیں۔
* اس روایت میں أَقَمْنَا بِهَا حذف ہے، صرف عَشْرًا کا لفظ آیا ہے۔[7]

۳۔ سنن ابو داؤد کے الفاظ درج ذیل ہیں: انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کا سفر کیا۔ پس آپ ﷺ دو رکعت ہی ادا فرماتے تھے۔

* اس روایت میں لفظ هَلْ اضافی ہے۔
* علاوہ ازیں أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ کی جگہ یہاں أَقَمْتُمْ بِهَا کے الفاظ آئے ہیں۔
* یہاں صحیح بخاری والے الفاظ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا آئے ہیں۔[8]

۴۔ اسی روایت سے ملتی جلتی سنن ترمذی کی روایت ہے، احمد بن منیع کے طرق سے حضرت انسؓ ہی سے مروی ہے۔

* اس روایت میں رکعتین کا لفظ ایک بار آیا ہے۔

* اقمتم بمکه شیئا کی جگہ کم اقام رسول ﷺ بمکہ آیا ہے۔روایت کے الفاظ بیان کیے جاتے ہیں:

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا.[9]

۵۔ صحیح ابن حبان کی روایت جو ابو یعلیٰ کے طرق سے یحییٰ بن ابو اسحاق سے مروی ہے، اس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

* میں نے انس بن مالکؓ سے قصر نماز کے حوالے سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کا سفر کیا، پس دو رکعتیں ہی ادا کیں یہاں تک کہ ہم واپس لوٹ آئے۔

* اس روایت کا اگلا حصہ ہے، پس میں نے ان سے سوال کیا کہ وہاں قیام کیا؟

* انہوں نے کہا: ہاں، ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے۔ قَالَ: «نَعَمْ، أَقَمْنَا بِمَكَّةَ عَشْرًا»[10]

ii. بارہ دن مدت قیام کے حوالے سے روایات

درج ذیل میں ایک روایت ہے جو بیان کی جاتی ہے:

معجم الکبیر کی روایت جو جعفر بن محمد بن حرب العبادانی کے طرق سے عمران بن حصین سے مروی ہے، اس میں بارہ دن قیام کا تذکرہ ہے۔

مَا سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ، وَ أَقَامَ بِمَكَّةَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا، كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: «يَا أَهْلَ مَكَّةَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فَأَنَا سَفْرٌ«[11]

iii. تیرہ دن مدت قیام کے حوالے سے روایات

تیرہ دن قیام کے حوالے سے ایک روایت ہے جو درج کی جاتی ہے:

مسند البزار میں تیرہ دن قیام میں قصر نماز کا حکم ثابت ہے۔ اس روایت میں یہ اضافہ نقل ہے: ہم مسافر ہیں، تم اپنی نماز پوری کرو۔ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ: «إِنَّا سَفْرٌ فَأَتِمُّوا«[12]

iv. پندرہ دن مدت قیام کے حوالے سے روایات

ا۔ سنن الکبریٰ میں عبدالرحمٰن بن الاسود کے طرق سے عبداللہ بن عباسؓ سے جو روایت آئی ہے، اس کے مطابق آپ ﷺ نے مکہ کے پندرہ دن مدت قیام میں قصر نماز ادا فرمائی۔ «أَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»[13]

۲۔ سنن نسائی کی روایت جو عبد الرحمٰن بن الاسود بصری کے طرق سے ابن عباسؓ سے مروی ہے، اس کے الفاظ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں پندرہ دن قیام کیا، اور دو دو رکعت پڑھتے رہے۔[14] اس روایت میں دو دو رکعت کے الفاظ اضافی ہیں۔

v. سترہ دن مدت قیام کے حوالے سے روایات:

درج ذیل میں سترہ دن مدت قیام کا تذکرہ ملتا ہے۔ روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

۱۔ المنذری کی مختصر سنن ابو داؤد کی روایت جو عکرمہ نے حضرت عباسؓ سے لی ہے، درج ذیل ہے:

وعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ".[15]

* المنذری کی اس روایت میں یوماً کا لفظ حذف ہے۔

۲۔ معجم الکبیر کی روایت کے الفاظ درج ہیں:

»أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ«

* اس روایت میں **بَعْدَ الْفَتْحِ** کا اضافہ ہے۔[16]

۳۔ یحیٰی بن آدم اور ابو نضر دونوں ابن عباسؓ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فتح کے سال مکہ میں سترہ روز قیام کیا اور دو رکعتیں ادا کیں۔

* اس روایت میں ابو نضر نے اضافہ کیا ہے کہ وہ قصر کرتے تھے، دو رکعتیں ادا کرتے تھے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»
قَالَ أَبُو النَّضْرِ: «يَقْصُرُ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ«[17]

۴۔ مسند احمد کی روایت کے مطابق فتح کے سال آپ ﷺ نے سترہ دن قیام کیا اور دو دو رکعت ادا کی۔ جبکہ معجم الکبیر کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فتح کے بعد سترہ دن قیام فرمایا اور دو دو رکعتیں ادا کیں۔ عبد بن حمید کی المسند میں بھی فتح کے بعد سترہ دن قیام کا تذکرہ ہے:

«أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»[18]

۵۔ سنن بیہقی کی روایت کے الفاظ نقل کیے جاتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»[19]

اس روایت میں "یقصر الصلوۃ "کا اضافہ ہے۔ باقی الفاظ معجم الکبیر کی روایت والے ہیں۔

۶۔ سنن ابوداؤد کی روایت کے الفاظ ہیں، نصر بن علی کے طرق سے ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں سترہ دن قیام فرمایا، دو رکعت ادا کی۔[20]

vi. اٹھارہ دن مدت قیام کے حوالے سے روایات

اٹھارہ دن مکہ مکرمہ میں مدت قیام کے حوالے سے آنے والی تمام روایات کی اسناد ضعیف ہیں، درج ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

ا۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے، جس کی سند احمد بن عبدہ کے طرق سے ابو نضرہ سے مروی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں:

* عمران بن حصین کے پاس ایک نوجوان کھڑا ہوا، پس اس نے آپ کے اونٹ کی مہار تھام لی اور ان سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔
* ابو نضرہ کہتے ہیں کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اس نوجوان نے کسی معاملہ میں مجھ سے سوال کیا ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ تم سب کو حدیث بیان کروں: میں نبی ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک رہا، پس آپ ﷺ نے صرف دو رکعتیں ہی ادا کیں یہاں تک کہ مدینہ لوٹ آئے۔
* اس روایت میں زیاد بن ایوب نے اضافہ کیا ہے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج کیا، پس دو رکعتوں کے علاوہ نماز ادا نہیں کی حتیٰ کہ مدینہ لوٹ آئے۔
* اس روایت میں ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ مکہ میں فتح کے زمانہ میں رسول پاک ﷺ کی مدت قیام اٹھارہ راتیں تھیں، ان میں دو دو رکعتیں ہی ادا کیں۔
* پھر وہ اہل مکہ سے کہتے تھے: تم لوگ چار رکعتیں ادا کرو۔ پس ہم مسافر لوگ ہیں۔ صَلُّوا أَرْبَعًا، فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ[21]

اس روایت میں گویا مکہ میں مدت قیام اٹھارہ دن بیان ہوئی ہے، جس میں نماز قصر کی گئی۔

۲۔ شرح معانی الآثار کی ایک دوسری روایت میں جس کی سند ابو بکرہ کے طرق سے ابو نضرہ سے مروی ہے، مدت قیام بزمان فتح اٹھارہ دن ہے۔ روایت کو نکات میں درج کیا جاتا ہے:

* ایک نوجوان نے عمران بن حصین سے سفر میں رسول ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس نوجوان نے مجھ سے سفر میں رسول ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا ہے۔ پس اسے مجھ سے یاد کر لو۔ اس روایت میں فَاحْفَظُوهَا عَنِّي آیا ہے جبکہ اس سے ماقبل روایت میں وَإِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ جَمِيعًا کے الفاظ تھے۔
* رسول پاک ﷺ نے جو بھی سفر کیے ان میں دو رکعتیں ہی ادا کیں یہاں تک کہ لوٹ آئے۔

* آپ ﷺ نے فتح کے زمانہ میں مکہ میں اٹھارہ دن قیام کیا اور دو رکعتیں ادا کیں۔ وأقام بمكة زمن الفتح ثمان عشرة يصلي ركعتين اس روایت میں اضافہ ہے: "پھر کہا اے اہل مکہ، کھڑے ہو جاؤ اور اپنی باقی کی دو رکعتیں پوری کرو، پس ہم تو مسافر لوگ ہیں۔" يَا أَهْلَ مَكَّةَ , قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ , فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ اس سے پہلے بیان کی گئی روایت کے الفاظ مختلف تھے: صَلُّوا أَرْبَعًا، فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ[22]

۳۔ بیہقی کی روایت جو ابو الحسن بن فضل قطان کے طرق سے عمران بن حصین سے مروی ہے، اس میں بھی اٹھارہ دن قیام کا ذکر ہے:

«أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَانَ الْفَتْحِ بِثَمَانِي عَشَرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ»[23]

vii. انیس دن مدت قیام کے حوالے سے روایات

۱۔ صحیح بخاری کی دوسری روایت جو عبدان کے طرق سے ابن عباسؓ سے مروی ہے، اس میں آپ ﷺ نے مکہ میں انیس دن قیام کیا اور دو رکعتیں پڑھیں:

«أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»[24]

۲۔ سلم بن جنادہ کے طرق سے عکرمہ کی روایت ہے جس میں ابن عباسؓ راوی ہیں۔ اس روایت میں کچھ اضافے ہیں:

* رسول ﷺ نے سفر کیا اور انیس دن قیام کیا اور دو دو رکعتیں ادا کیں:

«سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا، فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.»

* ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے انیس دن کے دوران دو دو رکعتیں ہی ادا کیں۔ پس اگر ہم اس سے زیادہ مدت قیام کرتے تو چار رکعتیں پڑھتے:

«فَنَحْنُ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.»[25]

۳۔ سنن الصغیر کی روایت میں بھی انیس دن قیام میں قصر نماز کا حکم ہے۔ اس روایت میں ابن عباس کا اضافہ نقل ہے کہ انیس دن میں ہم نے دو دو رکعتیں پڑھیں، اگر ہم اس سے زیادہ قیام کرتے تو پوری پڑھتے۔

«أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «فَنَحْنُ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَإِنْ أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَتْمَمْنَا.»[26]

صحیح ابن خزیمہ کی روایت میں اتممنا کی جگہ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا کے الفاظ اضافی ہیں۔

۴۔ سنن ابن ماجہ کی روایت جس کی سند محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب کے طرق سے ابن عباسؓ سے مروی ہے، اس کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انیس دن قیام فرمایا، دو رکعت ہی ادا کی۔

* اس روایت میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کون سی جگہ پر قیام فرمایا۔
* اس روایت میں اضافہ ہے کہ ہم انیس دن قیام کرتے تو دو دو رکعت ادا کرتے۔ پس جب اس سے زیادہ قیام کرتے تو ہم چار ہی ادا کرتے۔[27]

تعارض اور اس کا حل

حضور ﷺ کا قیام مکہ مکرمہ میں فتح کے زمانہ میں کتنا رہا؟ اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں۔ بعض محدثین کے نزدیک آپ ﷺ کا قیام پندرہ دن کا تھا، بعض کے نزدیک یہ تعداد انیس دن پر محیط تھی۔ کچھ روایات میں تیرہ دن جبکہ دیگر میں دس دن اور بارہ دن کا ذکر بھی ملتا ہے۔

دس دن مدت قیام والی روایات کی اسناد بالکل صحیح ہیں۔ تیرہ دن مدت قیام والی روایت جو بیان کی گئی ہے، اس کی سند میں ضعف ہے۔ پندرہ دن قیام والی روایات کو البانی نے صحیح قرار دیا ہے لیکن حکم میں صحیح بلفظ تسعة عشر یوما کا اضافہ کیا ہے۔

سترہ دن مدت قیام والی تمام روایات کی اسناد ضعیف و منکر ہیں۔ ایسے ہی اٹھارہ دن مدت قیام والی تمام روایات کی اسناد ضعیف ہیں۔ کیونکہ ان کے طرق میں علی بن زید ہے جو ضعیف ہے۔ رہ گئی انیس دن مدت قیام والی روایات تو ان کی اسناد بھی قوی اور صحیح ہیں۔ گویا ہمارے پاس آنے والی تمام روایات میں صرف دس دن مدت قیام، پندرہ دن مدت قیام اور انیس دن مدت قیام والی روایات کی اسناد صحیح ہیں۔ اب اس سلسلے میں علمائے کرام کا اجتہاد نقل کیا جاتا ہے:

مولانا سلیم اللہ خان لکھتے ہیں:

> جن حضرات نے انیس دن نقل کیے ہیں تو انہوں نے یوم دخول اور یوم خروج کو شمار کیا ہے اور جن روایات میں یوم دخول اور یوم خروج دونوں کو حذف کر دیا، ان میں سترہ دن کا ذکر ہے اور جن لوگوں نے ان دو میں سے کسی ایک کو حذف کیا انہوں نے اٹھارہ دن کی مدت بیان کی، باقی رہی پندرہ دن والی روایت تو علامہ نوویؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا۔[28]

لیکن علامہ نوویؒ کی یہ تضعیف صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ انور شاہ صاحب کے نزدیک پندرہ دن والی روایت ہی راجح ہے۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثر روایات انیس دن کے قیام پر دلالت کرتی ہیں۔ امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف ہے اور اسحاق بن راھویہ کی بھی یہی رائے ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ انیس دن قیام میں آپ ﷺ نے قصر کیا جبکہ حنفیہ کے نزدیک مدت قصر پندرہ دن ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی مسافر کا ارادہ پندرہ دن سے زیادہ قیام کا نہ ہو، اس کے باوجود اس کا قیام پندرہ دن سے زیادہ ہو جائے تب وہ قصر کرتا رہے گا۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے بھی پندرہ دن قیام کا ارادہ نہیں فرمایا تھا لیکن آپ ﷺ کا قیام طویل ہوتا گیا اور آپ ﷺ اس میں قصر فرماتے رہے۔[29]

نتائج بحث

احادیث واقعات میں روایت بالمعنی کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا تو درج ذیل نتائج سامنے آئے۔

1. مطالعہ احادیث کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ محدثین، فقہا اور علمائے اصول کی اکثریت روایت بالمعنی کے جواز کی قائل ہے بشرطیکہ راوی عربی زبان سے پوری طرح باخبر ہو، اور معانی کو اصل الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی خوب مہارت رکھتا ہو۔ احکام سے متعلق احادیث میں روایت بالمعنیٰ جائز نہیں۔
2. ثابت ہوا کہ روایت بالمعنی کی بنیاد پر حدیث میں تشکیک پیدا کرنے والوں کے پاس کوئی قابل توجہ دلیل موجود نہیں۔ کیوں کہ
3. اگر کسی راوی کو الفاظ کے بارے میں وہم تھا اس نے حدیث میں ہی بیان کرتے ہوئے کہہ دیا کہ مجھے شک ہے۔ لہذا اس کی بنیاد پر انکار حدیث پہلے سے طے شدہ اعتقادی زیغ کا اظہار ہے۔
4. روایت بالمعنی سے حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ جمہور محدثین میں سے کسی نے اس کو علل الحدیث میں شمار کیا۔
5. غزوات و سرایا کی روایات میں شواہد موجود ہیں کہ روایت بالمعنیٰ بالفعل وقوع پذیر ہوتی ہے۔
6. غزوات و سرایا میں روایت بالمعنی کی تین وجوہ موجود ہیں، اضافہ متن، مترادف الفاظ کا استعمال، بعض چیزوں کا عدم ذکر۔
7. زبان پر گہری دسترس کے باعث واقعات کے بیان میں اہل زبان کے ہاں متبادل الفاظ کا استعمال ایک عمومی امر ہے، جیسا کہ غزوات و سرایا کی روایات سے واضح ہے۔ اس میں بنیادی شرط یہ ہوتی ہے کہ واقعہ کی اصل حقیقت متاثر نہ ہو رہی ہو، جیسے قرآن کریم نے ایک ہی واقعہ مختلف الفاظ و اسالیب سے بیان کیا، لیکن واقعہ کی اصل حقیقت جوں کی توں ہے۔
8. بسا اوقات تاریخ، شرکاء کی تعداد، وقت اور شخصیت کے تناظر میں اختلافِ روایت بھی روایت بالمعنیٰ ہی کی ایک صورت قرار دی جاسکتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1۔نصر الباری،۸/۳۳۰-۳۵۶

2۔ابو داؤد طیالسی،المسند،۲/۱۸۹،رقم الحدیث،۸۹۸،صحیح لغیرہ، وهذا إسناد ضعيف من أجل علي بن زيد وهو ابن جدعان، وباقي رجال الإسناد ثقات من رجال الشيخين. أبو نضرة: هو منذر ابن مالك بن قُطَعة. قال الشيخ شعيب الأرناؤوط: إسناده ضعيف.

3۔مسند الشافعی،۱/۳۲۶،رقم الحدیث،۳۲۲،وإسناده صحيح، وصحّحه البغوي.

4۔شافعی،السنن المأثورہ،دار المعرفۃ،بیروت،لبنان،۱۴۰۶ھ،۱/۱۱۹،رقم الحدیث،۱۳،وإسناده صحيح، وصحّحه البغوي.

5۔صحیح ابن خزیمہ،کتاب الصلوۃ،باب،اباحۃ قصر المسافر،۲/۷۳،رقم الحدیث،۹۵۴،حکم الحدیث: قال الألباني: إسناده صحيح

6۔صحیح بخاری،کتاب الجمعۃ،باب ماجاء فی التقصیر،۲/۴۲،رقم الحدیث،۱۰۸۱

7۔صحیح مسلم،کتاب،صلوۃ المسافرین وقصرھا،باب،مدۃ القصر،۱/۴۸۱،رقم الحدیث،۶۹۳

8۔سنن ابو داؤد،کتاب الصلوۃ،باب،متی یتم المسافر،۲/۱۰،رقم الحدیث،۱۲۳۳،حکم الألباني: صحيح

9۔سنن ترمذی،۱/۶۸۳،رقم الحدیث،۵۴۸،حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

10۔صحیح ابن حبان،کتاب الصلوۃ،باب،ذِكْرُ خَبَرٍ يُضَادُّ خَبَرَ عِكْرِمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ،۶/۴۵۸،رقم الحدیث،۲۷۵۱،تعلیق الالبانی: صحیح

11۔المعجم الکبیر،۱۸/۲۰۸،رقم الحدیث،۵۱۳،صحیح لغیرہ، وهذا إسناد ضعيف من أجل علي بن زيد وهو ابن جدعان، وباقي رجال الإسناد ثقات من رجال الشيخين. أبو نضرة: هو منذر ابن مالك بن قُطَعة.

12۔مسند البزار،۹/۷۷،رقم الحدیث،۳۶۰۸،وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْفِعْلِ إِلَّا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَلَا نَعْلَمُ لَهُ طَرِيقًا عَنْ عِمْرَانَ غَيْرَ هَذَا الطَّرِيقِ

13۔السنن الکبریٰ،کتاب الصلوۃ،باب،صلوۃ المسافر بمکہ،۱/۲۷۸،رقم الحدیث،۵۱۶،حکم الألباني: صحيح بلفظ تسعة عشر يوما

14۔السنن،کتابتقصیر الصلوۃ فی السفر،باب،المقام الذی یقصر بمثلہ الصلوۃ،۳/۱۲۱،رقم الحدیث،۱۴۵۳،حکم الألباني: صحيح بلفظ تسعة عشر يوما

15۔المنذری،مختصر سنن ابو داؤد،مکتبہ المعارف،الریاض،۱۴۳۱ھ،۱/۳۵۳،رقم الحدیث،۱۱۷۸،حکم الألباني: ضعيف منكر: والصحيح: "تسعة عشر

16۔المعجم الکبیر،۱۱/۲۵۹،رقم الحدیث،۱۱۶۷۲،حدیث صحیح، وهذا إسناد ضعيف، شريك وهو ابن عبد الله القاضي سيىء الحفظ، إلا أنه قد توبع. ابن الأصبهاني: هو عبد الرحمن بن عبد الله ابن الأصبهاني.

17۔مسند احمد،۵/۶۶،رقم الحدیث۲۸۸۳،حدیث صحیح، وهذا إسناد ضعيف، شريك وهو ابن عبد الله القاضي سيىء الحفظ، إلا أنه قد توبع. ابن الأصبهاني: هو عبد الرحمن بن عبد الله بن الأصبهاني.

18۔عبد الحمید،ابو محمد،المنتخب من مسند عبد بن حمید،مکتبہ السنۃ،القاھرہ،الطبعۃ الاولیٰ۱۴۰۸ھ،۱/۲۰۲،إسناده ضعيف

19۔بیہقی،السنن الکبریٰ،۳/۲۱۵،رقم الحدیث،۵۳۶۷،حکم الألباني: ضعيف منكر

20۔سنن ابو داؤد،کتاب الصلوۃ،باب،متی یتم المسافر،۲/۱۰،رقم الحدیث،۱۲۳۲،حکم الألباني: ضعيف منكر

21۔صحیح ابن خزیمہ،کتاب الصلوۃ،باب،اباحۃ قصر المسافر،۳/۷۰،رقم الحدیث،۱۶۴۳،قال الألباني: علي بن زيد هو ابن جدعان وهو ضعيف ولذا خرجت الحديث في ضعيف أبي داود 223

22۔شرح معانی الآثار،۱/۴۱۷،رقم الحدیث،۲۴۰۲،قال الألباني: علي بن زيد هو ابن جدعان وهو ضعيف

23۔بیہقی،السنن الکبریٰ،۳/۲۱۶،رقم الحدیث،۵۳۷۱،صحیح لغیرہ، وهذا إسناد ضعيف من أجل علي بن زيد وهو ابن جدعان، وباقي رجال الإسناد ثقات من رجال الشيخين. أبو نضرة: هو منذر ابن مالك بن قُطَعة. قال الشيخ شعيب الأرناؤوط: إسناده ضعيف.

24۔صحیح بخاری،کتاب المغازی،باب مقام النبی ﷺ بمکۃ،۵/۱۵۰،رقم الحدیث،۴۲۹۸

25۔صحیح ابن خزیمہ،کتاب الصلوۃ،باب،اباحۃ قصر المسافر،۲/۷۳،قم الحدیث،۹۵۵، اخرجہ البخاری من طریق عاصم عن عکرمہ عن ابن عباس رقم ۴۲۹۸

26۔ بیہقی، السنن الصغیر، کتاب الصلوۃ، باب المسافر، ۱/ ۲۲۳، رقم الحدیث ۵۷۷، اخرجہ البخاری من طریق عاصم عن عکرمہ عن ابن عباس رقم ۴۲۹۸

27۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب، كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ الْمُسَافِرُ إِذَا أَقَامَ بِبَلْدَةٍ، ۱/ ۳۴۱، رقم الحدیث، ۱۰۷۵، حکم البانی: صحیح

28۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳/۲۱۶، رقم الحدیث، ۵۴۷۲

29۔ کشف الباری، ۸/ ۵۲۱۔ ۵۲۲